نفاذِ شریعت

کے حوالے سے تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام کے متفقہ پندرہ نکات

اتحاد بین المسلمین کے حوالے سے تمام مکاتب فکر

کے جید علماء اکرم کے متفقہ اٹھارہ نکات

www.KitaboSunnat.com

اسلامی ریاست اور آئین کے بارے میں

اکتیس ممتاز علماء کرام کے بائیس متفقہ نکات

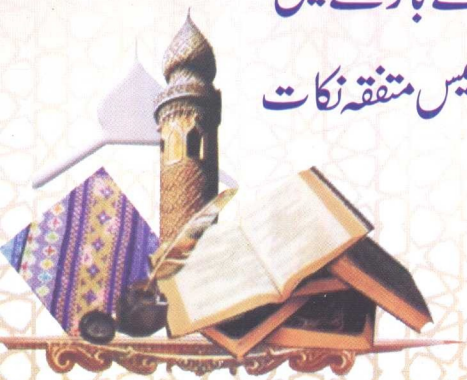

ملی مجلس شرعی

کیمپ آفس: 180 پاک بلاک، اقبال ٹاؤن، لاہور 54570

فون نمبر/ای میل ermpak@hotmail.com, 0300-4354673

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب .....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

نفاذِ شریعت کے حوالے سے تمام مکاتب فکر کے

۵۷ علماء کرام کے متفقہ ۱۵ نکات (۲۰۱۱ء)

اتحاد بین العلماء والمسالک کے بارے میں

۲۳ علماء کرام کے متفقہ ۱۸ نکات (۲۰۱۳ء)

اسلامی ریاست اور آئین کے بارے میں

۳۱ علماء کرام کے متفقہ ۲۲ نکات (۱۹۵۱ء)

www.KitaboSunnat.com

ملی مجلس شرعی
کیمپ آفس: 180۔ پاک بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور فون 0300-4354673
ای میل ermpak@hotmail.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

نام کتاب: نفاذِ شریعت کے حوالے سے تمام مکاتبِ فکر کے جید علماء کے متفقہ پندرہ نکات

ایڈیشن: بار اوّل

تعداد: 500

سن تالیف: 2011ء

سن طباعت: نومبر 2015ء

ناشر: ملی مجلس شرعی

☆☆☆☆☆☆ ملنے کا پتہ ☆☆☆☆☆☆

ملی مجلس شرعی

کیمپ آفس: 180 پاک بلاک، اقبال ٹاؤن، لاہور 54570

فون نمبر/ای میل 0300-4354673، ermpak@hotmail.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	موضوعات	صفحہ نمبر
1	پیش لفظ	4
2	نفاذ شریعت کے حوالے سے تمام مکاتب فکر کے 57 جید علماء اکرم کے متفقہ 15 نکات	5
3	متفقہ 15 نکات کی تائید کرنے والے علماء کی فہرست	14
4	اتحاد بین العلماء والمسالک کے بارے میں 23 علماء کرام کے متفقہ 18 نکات	17
5	متفقہ 18 نکات کی تائید کرنے والے علماء کرام کی فہرست	21
6	اسلامی ریاست اور آئین کے بارے میں 31 علماء کرام کے متفقہ 22 نکات	23
7	متفقہ 22 نکات کی تائید کرنے والے علماء کرام کی فہرست	30

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

ملی مجلس شرعی نے طویل محنت سے نفاذ شریعت کے متفقہ اصول طے کیے اور ۲۱ ستمبر ۲۰۱۱ء کو ایک کانفرنس میں سارے مکاتب فکر کے علمائے کرام اور دینی قائدین کے ایک وسیع تر پلیٹ فارم سے ان کی منظوری لی۔

اسی طرح مجلس نے ۸ جولائی ۲۰۱۳ء کو سارے مکاتب فکر کے علماء کرام سے اپنے ایک اجلاس میں علماء ومسالک کے درمیان تقارب اور یک جہتی کے فروغ کے لیے ۱۸ نکات کی منظوری لی۔

ہم نے دینی حلقوں میں ان نکات کی وسیع تر تشہیر کے لیے جب ان کی طباعت کا فیصلہ کیا تو یہ محسوس کرتے ہوئے کہ ان نکات کی بنیاد دراصل ۳۱ علماء کرام کے وہ ۲۲ نکات ہیں جو ملک کے ممتاز علماء کرام نے ۱۹۵۱ء میں منظور کیے تھے، ہم نے انہیں بھی شامل اشاعت کرلیا۔

یہ نکات صرف علماء کرام کی معلومات میں اضافے کے لیے نہیں ہیں بلکہ جس طرح علماء کرام کے ۲۲ نکات نے ماضی میں ملک کی دینی وسیاسی تاریخ کو متاثر کیا، اس طرح ہمیں توقع ہے کہ مابعد کے یہ نکات بھی تاریخ کا دھارا بدلنے میں معاشرے کی رہنمائی کریں گے،

ان شاء اللہ۔

السعی منا والإتمام من اللہ سبحانہ وتعالیٰ

لاہور
۱۴ نومبر ۲۰۱۵ء

(ڈاکٹر محمد امین)
سیکرٹری جنرل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفاذِ شریعت کے رہنما اصولوں کے حوالے سے 57 جید علماء کرام کے متفقہ 15 نکات

چونکہ اسلامی تعلیمات کا یہ تقاضا ہے کہ مسلمان اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی قرآن وسنت کے مطابق گزاریں اور پاکستان اسی لئے بنایا گیا تھا کہ یہ اسلام کا قلعہ اور تجربہ گاہ بنے لہٰذا 1951ء میں سارے دینی مکاتب فکر کے معتمد علیہ 31 علماء کرام نے عصر حاضر میں ریاست وحکومت کے اسلامی کردار کے حوالے سے جو 22 نکات تیار کیے تھے انہوں نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو ٹھوس بنیادیں فراہم کیں اور ان کی روشنی میں پاکستان کو ایک اسلامی ریاست بنانے کے حوالے سے کئی دستوری انتظامات بھی کر دیے گئے لیکن ان میں سے اکثر زینت قرطاس بنے ہوئے ہیں اور ان پر کوئی عمل درآمد نہیں ہو سکا۔ مزید برآں کچھ اور دستوری خلا بھی سامنے آئے ہیں جو پاکستان کو ایک اسلامی ریاست بنانے کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں چنانچہ نفاذ شریعت کے حوالے سے حکومتی تساہل پسندی کا نتیجہ یہ سامنے آیا ہے کہ پاکستان کے شمال مغربی سرحدی قبائلی علاقوں کے بعض عناصر نے بزورِ قوت شریعت کی من مانی تعبیرات کو نافذ کرنے کے لیے مسلح جدوجہد کا آغاز کیا۔

اس مسلح جدوجہد کے شرکاء نے ایک طرح سے حکومتی رٹ کو چیلنج کر دیا جب کہ اس صورت حال کو امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے دہشتگردی کے ساتھ نتھی کر کے افواج پاکستان کو اس مسلح جدوجہد کے شرکاء کے سامنے لا کھڑا کیا اور یوں دونوں طرف سے ایک دوسرے کے ہاتھوں مسلمانوں کا ہی خون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہہ رہا ہے حالانکہ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ان سرگرمیوں کی پشت پناہی بھی خود امریکہ، بھارت اور اسرائیل ہی کر رہے ہیں۔ پاکستان کے دیگر پُر امن علاقے بھی اس جنگ کے اثرات سے محفوظ نہیں ہیں تقریباً تمام بڑے شہروں میں آئے دن دہشتگردی اور خودکش حملوں کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں جن میں اب تک ہزاروں معصوم شہری اپنی جانیں گنوا بیٹھے ہیں۔

یہ صورت حال تقاضا کرتی ہے کہ تمام مکاتب فکر کے نمائندہ علماء کرام ایک مرتبہ پھر مل بیٹھیں اور باہمی غور وفکر اور اتفاق رائے سے ان اُمور کی نشاندہی کر دیں جن کی وجہ سے پاکستان ابھی تک ایک مکمل اسلامی ریاست نہیں بن سکا اور نہ ہی یہاں نفاذ شریعت کا کام پایۂ تکمیل تک پہنچ سکا ہے۔ تمام مکاتب فکر کے نمائندہ علماء کرام کی یہ کوشش اس مرحلہ پر اس لیے ناگزیر ہے کہ ان کی اس کوشش سے ہی نہ صرف ان اسباب کی نشاندہی ہوگی جو نفاذ شریعت کی راہ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں بلکہ نفاذ شریعت کے لیے متفقہ رہنما اصولوں کے ذریعے وہ سمت اور راستہ بھی متعین ہو جائے گا جس پر چل کر یہ منزل حاصل کی جا سکتی ہے۔ دراصل نفاذ شریعت کی منزل کا حصول ہی اس بات کی ضمانت فراہم کر سکتا ہے کہ آئندہ پاکستان کے کسی علاقے سے نفاذ شریعت کے نام پر مسلح جارحیت کا ارتکاب اور حکومتی رٹ کو چیلنج نہ کیا جا سکے چنانچہ اس حوالے سے تجویز کیے گئے اقدامات پیش خدمت ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ شریعت پر عمل سب کی ذمہ داری ہے

ہمارے حکمرانوں کی یہ شرعی ذمہ داری ہے کہ وہ فرد کو بھی شریعت پر عمل کے قابل بنائیں اور معاشرے اور ریاست کو بھی شریعت کے مطابق چلائیں۔ دینی عناصر کا بھی فرض ہے کہ وہ دعوت و اصلاح اور تبلیغ و تذکیر کے ذریعے فرد کی بھی تربیت کریں، حکمرانوں پر بھی دباؤ ڈالیں کہ وہ اپنی دینی ذمہ داریاں پوری کریں اور جہاں تک قانون اجازت دے خود بھی نفاذِ شریعت کے لئے ضروری اقدامات کریں۔ اسی طرح ہر مسلمان کی یہ ذاتی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اسلامی تعلیمات پر عمل کرے۔

2۔ ۲۲ نکات کی مرکزی حیثیت

یہ کہ پاکستان میں نفاذِ شریعت کی بنیاد ۱۹۵۱ء میں سارے مکاتب فکر کے علماء کرام کی طرف سے متفقہ طور پر منظور کردہ ۲۲ نکات ہیں اور موجودہ دستاویز کے ۱۵ نکات کی حیثیت بھی ان کی تفریع اور تشریح کی ہے۔

3۔ نفاذ شریعت بذریعہ پُرامن جدوجہد اور بمطابق متفقہ راہنما نکات

یہ کہ پاکستان میں شریعت کا نفاذ پر امن جدوجہد کے ذریعے ہونا چاہیے کیونکہ یہی اسلامی تعلیمات اور دستور پاکستان کا مشترکہ تقاضا ہے اور عملاً بھی اس کے امکانات موجود ہیں۔ نیز شریعت کا نفاذ سارے دینی مکاتب فکر کی طرف سے منظور شدہ متفقہ راہنما اصولوں کے مطابق ہونا چاہیے (یہ ۱۵ نکات اس قرارداد کا حصہ ہیں) اور کسی گروہ یا جماعت کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنی مرضی کا اسلام سارے معاشرے پر قوت سے ٹھونس دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔ دستوری اصلاحات

دستور پاکستان کے قابل نفاذ حصے میں بصراحت یہ لکھا جائے کہ قرآن و سنت مسلمانوں کا سپریم لاء ہے اور اس تصریح سے متصادم قوانین کو منسوخ کر دیا جائے۔ یہ دستوری انتظام بھی کیا جائے کہ عدلیہ کی طرف سے دستور کی کوئی ایسی تعبیر معتبر نہ ہو گی جو کتاب وسنت کے خلاف ہو اور دستور کی کسی بھی شق اور مقننہ، عدلیہ اور انتظامیہ کے کسی بھی فیصلے کو کتاب وسنت کے خلاف ہونے کی صورت میں اعلیٰ عدالتوں میں چیلنج کیا جا سکے۔ نیز ان دستوری دفعات کو دستور میں بنیادی اور ناقابل تنسیخ دفعات قرار دیا جائے۔ آئین توڑنے سے متعلق دفعہ 6A اور عوامی نمائندوں کی اہلیت سے متعلق دفعات 63,62 کو مؤثر اور ان پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔ کسی بھی ریاستی یا حکومتی عہدیدار کی قانون سے بالاتر حیثیت اور استثنیٰ پر مبنی دستوری شقوں کا خاتمہ کیا جائے۔

وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ کے شریعت اپیلنٹ بنچ کے جج صاحبان کو دیگر اعلیٰ عدالتوں کے جج صاحبان کی طرح باقاعدہ جج کی حیثیت دی جائے اور ان کے سٹیٹس اور شرائط تقرری وملازمت کو دوسری اعلیٰ عدالتوں کے جج صاحبان کے سٹیٹس اور شرائط تقرری و ملازمت کے برابر لایا جائے۔ بعض قوانین کو وفاقی شرعی عدالت کے دائرہ اختیار سے مستثنیٰ قرار دینے کے فیصلوں پر نظر ثانی کی جائے اور وفاقی شرعی عدالت کو ملک کے کسی بھی قانون پر نظر ثانی کا اختیار دیا جائے۔ وفاقی شرعی عدالت اور شریعت اپیلنٹ بنچ کو آئینی طور پر پابند کیا جائے کہ وہ مناسب وقت (Time frame) کے اندر شریعت پٹیشنوں اور شریعت اپیلوں کا فیصلہ کر دیں۔ وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ کی طرح صوبائی، ضلعی اور تحصیل سطح کی عدالتوں میں بھی علماء ججوں کا تقرر کیا جائے اور آئین میں جہاں قرآن وسنت کے بالاتر قانون ہونے کا ذکر ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں نبی کریم ﷺ کے شارع ہونے کا ذکر بھی کیا جائے۔ حکومت اسلامی نظریاتی کونسل میں تمام مکاتب فکر کے جید علماء بطور رکن نامزد کرے۔ ہر مکتبہ فکر اپنا نمائندہ اپنے حلقوں سے مشاورت کے بعد تجویز کرے۔ نفاذِ شریعت کے حوالے سے جن نکات پر ارکان کی اکثریت کا اتفاق ہو جائے حکومت چھ ماہ کے اندر اسے قانون بنا کر پاس کرنے کی پابند ہو۔

5۔ موجودہ اسلامی قوانین پر مؤثر عمل درآمد

پاکستان کے قانونی ڈھانچے میں پہلے سے موجود اسلامی قوانین پر مؤثر طریقے سے عمل درآمد کیا جائے اور اسلامی عقوبات کے نفاذ کے ساتھ ساتھ مؤثر اصلاحی کوششیں بھی کی جائیں۔

6۔ بنیادی ضروریات زندگی کی فراہمی

اسلامی اصول و اقدار کے مطابق عوام کو بنیادی ضروریات وسہولیات زندگی مثلاً روٹی، کپڑا، مکان، علاج معالجہ اور تعلیم فراہم کرنے، غربت و جہالت کے خاتمے اور عوامی مشکلات و مصائب دور کرنے اور پاکستانی عوام کو دنیا میں عزت اور وقار کی زندگی گزارنے کے قابل بنانے کو اولین ریاستی ترجیح بنایا جائے۔

7۔ سیاسی اصلاحات

موجودہ سیاسی نظام کی اسلامی تعلیمات کے مطابق اصلاح کی جائے مثلاً عوامی نمائندگی میں سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کی حوصلہ شکنی اور غریب اور متوسط طبقے کی نمائندگی کی حوصلہ افزائی کے لیے ٹھوس عملی اقدامات کیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیں نمائندگی کے لیے شرعی شہادت کی اہلیت کو ل ں شرط قرار دیا جائے۔ متناسب نمائندگی کا طریقہ اپنایا جائے۔ علاقائی، نسلی، لسانی اور مسلکی تعصبات کی بنیاد پر قائم ہونے والی سیاسی جماعتوں پر پابندی لگائی جائے اور قومی یکجہتی کے فروغ کے لیے مناسب پالیسیاں اور ادارے بنائے جائیں۔

8۔ نظام تعلیم کی اصلاح

تعلیمی نظام کی اسلامی تناظر میں اصلاح کے لیے قومی تعلیمی پالیسی اور نصابات کو اسلامی اور قومی سوچ کے فروغ کے لیے تشکیل دیا جائے جس سے یکساں نظام تعلیم کی حوصلہ افزائی اور طبقاتی نظام تعلیم کا خاتمہ ہو، اساتذہ کی نظریاتی تربیت کی جائے اور تعلیمی اداروں کا ماحول بہتر بنایا جائے۔ مخلوط تعلیم ختم کی جائے اور مغربی لباس کی پابندی اور امور تعلیم میں مغرب کی اندھی نقالی کی روش ختم کی جائے۔ تعلیم کا معیار بلند کیا جائے۔ پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو قومی نصاب اپنانے کا پابند بنانے اور ان کی نگرانی کا مؤثر نظام وضع کرنے کے لیے قانون سازی کی جائے۔ تعمیر سیرت اور کردار سازی کو بنیادی اہمیت دی جائے۔ تعلیم سے ثنویت کا خاتمہ کیا جائے۔ دینی مدارس کے نظام کو مزید مؤثر و مفید بنانے اور اسے عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں تاکہ بین المسالک ہم آہنگی کو فروغ ملے اور فرقہ واریت میں کمی واقع ہو دینی مدارس کی ڈگریوں کو تسلیم کیا جائے۔ تعلیم کے لئے وافر فنڈز مہیا کیے جائیں۔ ملک میں کم از کم میٹرک تک لازمی مفت تعلیم رائج کی جائے اور چائلڈ لیبر کا خاتمہ کیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

9۔ ذرائع ابلاغ کی اصلاح

ذرائع ابلاغ کی اصلاح کی جائے۔ اسلامی تناظر میں نئی ثقافتی پالیسی وضع کی جائے جس میں فحاشی وعریانی کو فروغ دینے والے مغربی و بھارتی ملحدانہ فکرو تہذیب کے اثرات و رجحانات کو رد کر دیا جائے۔ صحافیوں کے لئے ضابطۂ اخلاق تیار کیا جائے اور ان کی نظریاتی تربیت کی جائے۔ پرائیویٹ چینلز اور کیبل آپریٹرز کی مؤثر نگرانی کی جائے۔ اسلام اور پاکستان کے نظریاتی تشخص کے خلاف پروگراموں پر پابندی ہونی چاہئے بلکہ تعمیری انداز میں عوام کے اخلاق سدھارنے اور انہیں اسلامی تعلیمات پر عمل کی ترغیب دینے والے پروگرام پیش کیے جائیں اور صاف ستھری تفریح مہیا کی جائے۔

10۔ معیشت

پاکستان کی معیشت کو مضبوط بنانے اور افلاس اور مہنگائی کے خاتمے کے لیے ٹھوس عملی اقدامات کیے جائیں جیسے جاگیرداری اور سرمایہ دارانہ رجحانات کی حوصلہ شکنی کرنا، شعبہ زراعت میں ضروری اصلاحات کو اولین حکومتی ترجیح بنانا، تقسیم دولت کے نظام کو منصفانہ بنانا اور اس کا بہاؤ امیروں سے غریبوں کی طرف موڑنا۔ بیرونی قرضوں اور درآمدات کی حوصلہ شکنی کرنا اور زرمبادلہ کے ذخائر کو بڑھانے کے لیے مؤثر منصوبہ بندی کرنا۔ معاشی خود کفالت کے لئے جدو جہد کرنا اور عالمی معاشی اداروں کی گرفت سے معیشت کو نکالنا۔ سود اور اسراف پر پابندی اور سادگی کو رواج دینا۔ ٹیکسز اور محاصل کے نظام کو مؤثر بنایا جائے اور بینکوں کو پابند کیا جائے کہ وہ بڑے قرضوں کے اجراء کے ساتھ ساتھ مائیکرو کریڈٹ کا بھی اجراء کریں تاکہ غریب اور ضرورت مند لوگ ان بلاسود قرضوں کے ذریعے اپنی معاشی حالت بہتر کر سکیں نیز قرضوں کو بطور سیاسی رشوت دینے پر قانونی پابندی عائد کی جائے۔ زکوٰۃ اور عشر کی وصولی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقسیم کے نظام کو بہتر بنایا جائے۔ دستور پاکستان کے آرٹیکل 38 میں درج عوام کی معاشی اور معاشرتی فلاح و بہبود کے متعلقہ اُمور کی تکمیل کے لیے حکومت خود اور نجی شعبے کے اشتراک سے فوری طور پر ٹھوس قدامات کرے۔ لوٹ مار سے حاصل کردہ اور بیرون ملک بینکوں میں جمع خطیر رقوم کی وطن واپسی کو یقینی بنایا جائے۔

11۔ عدلیہ

عدلیہ کی بالفعل آزادی کو یقینی بنایا جائے اور اسے انتظامیہ سے الگ کیا جائے۔ اسلامی تناظر میں نظام عدل کی اصلاح کے لئے قانون کی تعلیم، ججوں، وکیلوں، پولیس اور جیل سٹاف کے کردار کو اسلامی اصولوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے ضروری اقدامات کیے جائیں۔ انصاف سستا اور فوری ہونا چاہیے۔

12۔ امن وامان

امن وامان کی بحالی اور لوگوں کے جان و مال کا تحفظ ریاست کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ حکومت کو ان مقاصد کے حصول کے لئے ہر ممکن قدم اٹھانا چاہئے۔

13۔ خارجہ پالیسی

خارجہ پالیسی کو متوازن بنایا جائے۔ تمام عالمی طاقتوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھے جائیں اور اپنی قومی خودمختاری کا تحفظ کیا جائے۔ اپنے ایٹمی اثاثوں کے تحفظ پر کوئی سمجھوتہ نہ کیا جائے۔ مسلمانان عالم کے رشتہ اخوت واتحاد کو قوی تر کرنے کے لیے او آئی سی کو فعال بنانے میں پاکستان اپنا کردار ادا کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

14۔ افواج پاکستان

افواج میں روح جہاد پیدا کرنے کے لئے سپاہیوں اور افسروں کی دینی تعلیم و تربیت کا اہتمام ہونا چاہیے۔ بنیادی فوجی تربیت ہر مسلم نوجوان کے لئے لازمی ہونی چاہیے۔ فوجی افسروں کی اس غرض سے خصوصی تربیت کی جائے کہ ان کا فرض ملک کا دفاع ہے نہ کہ حکومت چلانا۔ بیوروکریسی کی تربیت بھی اسلامی تناظر میں ہونی چاہیے تاکہ ان کے ذہنوں میں یہ راسخ ہو جائے کہ وہ عوام کے خادم ہیں حکمران نہیں۔

15۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لئے ایک آزاد اور طاقتور ریاستی ادارہ قائم کیا جائے جو ملک میں اسلامی معروفات اور نیکیوں کے فروغ اور منکرات و برائیوں کے خاتمے کے لئے کام کرے اور معاشرے میں ایسا ماحول پیدا کرے جس میں نیکی پر عمل آسان اور برائی پر عمل مشکل ہو جائے اور شعائر اسلامی کا احیاء و اعلاء ہو اور دستور کے آرٹیکل 31 میں جن امور کا ذکر کیا گیا ہے ان پر مؤثر عمل درآمد ہو سکے۔ دفاع اسلام خصوصاً اسلام کے بارے میں شکوک و شبہات کے ازالے اور مسلمانوں و غیر مسلموں تک مؤثر انداز میں دین پہنچانے کے لئے بھی حکومت پاکستان کو فنڈز مختص کرنے چاہئیں اور وسیع الاطراف کوششیں بروئے کار لانی چاہئیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست علماء کرام

جو اتحاد امت کانفرنس میں شریک ہوئے اور جنہوں نے اِقرار داد کی منظوری دی:

1۔ مولانا مفتی محمد خان قادری (مہتمم جامعہ اسلامیہ وصدر ملی مجلس شرعی، لاہور)
2۔ پیر عبدالخالق قادری (صدر مرکزی جماعت اہل سنت، پاکستان)
3۔ علامہ احمد علی قصوری (صدر مرکز اہل سنت، لاہور)
4۔ صاحبزادہ علامہ محب اللہ نوری (مہتمم جامعہ حنفیہ فریدیہ بصیر پور، اوکاڑہ)
5۔ علامہ قاری محمد زوار بہادر (ناظم اعلیٰ، جمعیت علماء پاکستان، لاہور)
6۔ مولانا حافظ غلام حیدر خادمی (مہتمم جامعہ رحمانیہ رضویہ، سیالکوٹ)
7۔ مولانا مفتی شیر محمد خان (صدر دارالافتاء دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ، سرگودھا)
8۔ علامہ حسان الحیدری (حیدر آباد، سندھ)
9۔ مولانا راغب حسین نعیمی (مہتمم جامعہ نعیمیہ، لاہور)
10۔ مولانا خان محمد قادری (مہتمم جامعہ محمدیہ غوثیہ، داتا نگر، لاہور)
11۔ مولانا محمد خلیل الرحمٰن قادری (ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ، لاہور)
12۔ علامہ محمد شہزاد مجددی (سربراہ دارالاخلاص۔ مرکز تحقیق، لاہور)
13۔ علامہ محمد بوستان قادری (شیخ الحدیث دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ [ضلع سرگودھا])
14۔ سید منور حسن (امیر جماعت اسلامی پاکستان، منصورہ، لاہور)
15۔ مولانا عبدالمالک (صدر رابطہ المدارس الاسلامیہ، منصورہ لاہور)
16۔ ڈاکٹر فرید احمد پراچہ (ڈپٹی سیکرٹری جنرل جماعت اسلامی، منصورہ لاہور)
17۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر (امیر جماعت اسلامی پنجاب، لاہور)
18۔ مولانا سید محمود الفاروقی (ناظم تعلیمات رابطہ المدارس الاسلامیہ، لاہور)
19۔ مولانا محمد ایوب بیگ (ناظم نشر واشاعت تنظیم اسلامی پاکستان، لاہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

20۔ مولانا ڈاکٹر محمد امین (ڈین صفاء اسلامک سنٹر و ناظم اعلیٰ ملی مجلس شرعی، لاہور)

21۔ مولانا محمد حنیف جالندھری (ناظم اعلیٰ، وفاق المدارس العربیہ، ملتان)

22۔ مولانا مفتی رفیق احمد (دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی)

23۔ مولانا حافظ فضل الرحیم (نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ، لاہور)

24۔ مولانا زاہد الراشدی (ڈائریکٹر الشریعہ اکیڈمی، گوجرانوالہ)

25۔ مولانا عبدالرؤف فاروقی (ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام، لاہور)

26۔ مولانا محمد امجد خان (ناظم اطلاعات جمعیت علماء اسلام۔ لاہور)

27۔ مولانا مفتی محمد طاہر مسعود (مہتمم جامعہ مفتاح العلوم، سرگودھا)

28۔ مولانا مفتی محمد طیب (مہتمم جامعہ اسلامیہ امدادیہ، فیصل آباد)

29۔ مولانا ڈاکٹر قاری احمد میاں تھانوی (نائب مہتمم جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ، لاہور)

30۔ مولانا اللہ وسایا (عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت، ملتان)

31۔ مولانا مفتی محمد گلزار احمد قاسمی (مہتمم جامعہ قاسمیہ، گوجرانوالہ)

32۔ مولانا قاری محمد طیب (مہتمم جامعہ حنفیہ بورے والا، وہاڑی)

33۔ مولانا رشید میاں (مہتمم جامعہ مدنیہ، کریم پارک، لاہور)

34۔ مولانا محمد یوسف خان (مہتمم مدرسۃ الفیصل للبنات، ماڈل ٹاؤن، لاہور)

35۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، لاہور)

36۔ مولانا رضوان نفیس (خانقاہ سید احمد شہید، لاہور)

37۔ مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر (مہتمم جامعہ حنفیہ قادریہ، لاہور)

38۔ مولانا حافظ محمد نعمان (مہتمم جامعہ الخیر، جوہر ٹاؤن، لاہور)

39۔ مولانا قاری ثناء اللہ (امیر جمعیت علماء اسلام لاہور)

40۔ پروفیسر مولانا ساجد میر (امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان، لاہور)

41۔ پروفیسر حافظ محمد سعید (امیر جماعت الدعوۃ پاکستان، لاہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

42۔ مولانا حافظ عبدالغفار روپڑی (امیر جماعت اہل حدیث پاکستان، لاہور)

43۔ مولانا عبیداللہ عفیف (امیر جمعیت اہلحدیث پاکستان، لاہور)

44۔ مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری (ناظم اعلیٰ متحدہ جمعیت اہلحدیث پاکستان)

45۔ مولانا حافظ عبدالوہاب روپڑی (نائب امیر جماعت اہلحدیث پاکستان)

46۔ مولانا محمد شریف خان چنگوانی (نائب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان)

47۔ مولانا ڈاکٹر محمد حماد لکھوی (پروفیسر پنجاب یونیورسٹی وخطیب جامع مسجد مبارک اہلحدیث، لاہور)

48۔ مولانا ڈاکٹر حافظ حسن مدنی (نائب مدیر جامعہ لاہور الاسلامیہ [رحمانیہ] لاہور)

49۔ مولانا امیر حمزہ (کنوینر تحریک حرمتِ رسول [جماعۃ الدعوۃ]، لاہور)

50۔ مولانا قاری شیخ محمد یعقوب (جماعۃ الدعوۃ، لاہور)

51۔ مولانا رانا نصر اللہ (امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث لاہور)

52۔ مولانا محمد زاہد ہاشمی الازہری (ناظم اعلیٰ جماعت غرباء اہلحدیث، پنجاب)

53۔ علامہ ڈاکٹر محمد حسین اکبر (مہتمم ادارہ منہاج الحسین، لاہور)

54۔ علامہ حافظ کاظم رضا نقوی (تحریک اسلامی، اسلام آباد)

55۔ مولانا محمد مہدی (جامعہ المنتظر، لاہور)

56۔ مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی (دار العلوم، کورنگی، کراچی) ☆

57۔ مولانا مفتی محمد تقی عثمانی (دار العلوم، کورنگی، کراچی) ☆

☆ مفتی رفیع عثمانی اور مولانا تقی عثمانی صاحب کانفرنس میں تشریف نہ لا سکے لیکن انہوں نے بعد میں تحریراً ان نکات کی تائید کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینی مسالک میں تقارب اور رواداری کا فروغ
ملی مجلس شرعی کے ۲۳ علماء کرام کا ۱۸ نکاتی متفقہ اعلامیہ

ملی مجلس شرعی کے اجلاس مؤرخہ ۸ جولائی ۲۰۱۳ء میں سارے مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء کرام نے دینی مسالک اور جماعتوں میں تقارب اور رواداری کے فروغ کے لیے مندرجہ ذیل ۱۸ نکات کی متفقہ طور پر منظوری دی:

شدت اختلاف میں کمی

1۔ دینی جرائد اور مجالس میں ایسی جذباتی تقریروں، تحریروں، مناظروں اور مباحثوں سے اجتناب کیا جائے جن کا مقصد ایک مسلک کی فتح اور دوسرے مسلک کی تغلیط ہو۔

2۔ مسلک و مشرب کو دین نہ سمجھا جائے اور نہ مسلکی اختلافات کو حق و باطل کی جنگ قرار دیا جائے۔

3۔ بین المسالک اختلافات کی وجہ سے کسی مسلک کی تکفیر نہ کی جائے اور نہ کسی پر ہاتھ اٹھانا جائز قرار دیا جائے۔ نیز اشتعال دلانے والی اور دل آزاری کا سبب بننے والی تحریریں کتابوں سے نکال دی جائیں۔

4۔ علماء کرام اور مسالک کے درمیان اختلافات کو علمی سطح تک محدود رکھا جائے اور اسے عوام کی سطح تک نہ لے جایا جائے۔

5۔ دینی حلقے اور عامۃ الناس، واعظین اور ذاکرین کی بجائے ان ثقہ و سنجیدہ علماء کرام کو اہمیت دیں جو رسوخ فی العلم اور تقویٰ رکھتے ہوں اور رائے کے اظہار میں ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6۔ چونکہ مسالک میں مشترکات کی کثرت ہے اور اختلافات کم اور معمولی ہیں اور عموماً فروعی، اجتہادی اور ترجیحی نوعیت کے ہیں اس لیے مشترکات کی اساس پر ایک دوسرے کے قریب آنا چاہیے اور اختلافات کو برداشت کرنے اور ان سے صَرف نظر کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ سارے مسالک کو چاہیے کہ بیرونی حمایت اور پروپیگنڈے کو رد کر دیں اور دوسروں کے کہنے پر اپنے گھر میں نفرت اور تشدد پھیلانے کا سبب نہ بنیں۔

مساجد

7۔ جمعہ وعیدین کے خطبات اور دیگر دروس وغیرہ میں فرقہ وارانہ موضوعات نہ چھیڑے جائیں اور بین المسالک اختلافات کو ہوا نہ دی جائے بلکہ خطبات اصلاحی نوعیت کے ہوں۔

8۔ مساجد کو بلاتخصیص عامۃ الناس کی دینی تعلیم و تربیت کے لیے استعمال کیا جائے خصوصاً طلبہ اور نوجوانوں کو مسجد سے جوڑا جائے اور علاقہ کے مستحقین (یتیم، مسکین، بیوہ، معذور افراد وغیرہ) کی بلاتفریق مالی مدد کے لیے کمیٹیاں بنائی جائیں۔

9۔ اگر کوئی مسجد کسی مسلک کی تحویل میں ہو تو کسی دوسرے مسلک والے کو اس پر قبضہ کی کوشش کرنے اور فرقہ واریت وفساد بڑھانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔

دینی مدارس

10۔ دینی مدارس اصلاً ''دین'' کی تعلیم کے لیے قائم کیے گئے ہیں نہ کہ کسی مسلک کی تعلیم وتغلیب کے لیے لہٰذا مدارس کو فرقہ واریت کی نرسریاں بنانے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بجائے دینی تعلیم کے مراکز بنایا جائے، مشترکات کو ابھارا جائے، اختلافات کو سمیٹا جائے اور مسالک کے درمیان تقارب اور رواداری کو شامل نصاب کیا جائے۔

11۔ دوران تدریس علماء کرام، اساتذہ اور شیوخ یہ رویہ ترک کردیں کہ انہوں نے اپنے مسلک کو واحد حق ثابت کرنا اور دوسرے مسالک کو باطل قرار دیتے ہوئے ان کی تغلیط اور نفی کرنا ہے۔

12۔ اس خودساختہ پابندی کو ختم کردیا جائے کہ ہر مدرسہ کے اساتذہ اور طلبہ کا مسلک لازماً ایک ہی ہو۔

13۔ دینی مدارس کو صرف متخصص علماء تیار کرنے کے لیے استعمال نہ کیا جائے بلکہ عوام خصوصاً جدید سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلبہ کی دینی تعلیم و تربیت کے لیے (روزانہ بعد عصر اور گرمیوں کی چھٹیوں میں) استعمال کیا جائے۔

14۔ دینی تعلیم کے نصاب پر اس طرح نظر ثانی کی جائے کہ طلبہ فراغت کے بعد عصر حاضر کے مسائل اسلامی تناظر میں حل کرنے کے قابل ہوسکیں اور مغربی فکر وتہذیب خصوصاً جدید معاشی، سیاسی، قانونی اور تعلیمی مسائل سے اور انگریزی زبان سے اچھی واقفیت رکھتے ہوں۔

فرقہ وارانہ سرگرمیوں کی بجائے دعوت واصلاح کی تعمیری مصروفیت

15۔ معاشرے میں بڑھتے ہوئے اخلاقی بگاڑ، فساد اور بے دینی کی وجہ سے، جس کا بنیادی سبب دین سے دوری اور مغرب پرستی ہے، علماء کرام کا فرض ہے کہ وہ اپنے موجودہ کاموں کے علاوہ دعوت و اصلاح اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے کام کو بنیادی اہمیت دیں اور اس پر اپنی توانائیاں صرف کریں خصوصاً جدید تعلیم اور میڈیا کی اصلاح پر توجہ دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

16۔ ایک اہم شعبہ جو علماء کرام کی توجہ کا محتاج ہے وہ خدمت خلق کا ہے تاکہ مسلمان عامۃ الناس کے دکھ درد کم ہو سکیں اور علماء کرام کی سیادت و قیادت پر ان کا اعتقاد مزید پختہ ہو اور ان کا یہ وقار اور مقام نصرت دین میں ممد و معاون ثابت ہو۔

دینی سیاسی جماعتیں

17۔ دینی سیاسی جماعتوں کو چاہیے کہ وہ مسلک کی بنیاد پر سیاسی جماعتیں بنانے کی بجائے پاکستان میں نفاذ شریعت کے ایک متفقہ پروگرام پر جمع ہو کر ایک مضبوط سیاسی جماعت/تحریک/محاذ بن جائیں تاکہ ان کا وزن اور اہمیت بھی ہو اور عوام بھی ان کا ساتھ دیں۔

18۔ انتخابات میں نشستیں جیتنے کے لیے دینی سیاسی جماعتوں کی آپس میں کشمکش اور محاذ آرائی ناپسندیدہ ہے اور اس سے بچنا چاہیے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست علماء کرام

اس اعلامیہ پر جن علماء کرام نے دستخط کیے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:

1۔ مولانا مفتی محمد خان قادری (مہتمم جامعہ اسلامیہ، جوہر ٹاؤن لاہور)
2۔ مولانا عبدالرؤف فاروقی (جمعیت علماء اسلام [س])
3۔ مولانا حافظ عبدالغفار روپڑی (جامعہ اہلحدیث، لاہور)
4۔ مولانا عبدالمالک (جامعہ مرکز علوم اسلامیہ، منصورہ)
5۔ علامہ ڈاکٹر محمد حسین اکبر (ناظم ادارہ منہاج الحسین لاہور)
6۔ مولانا مرزا ایوب بیگ (ناظم اطلاعات، تنظیم اسلامی پاکستان)
7۔ مولانا حافظ محمد نعمان حامد (جامعۃ الخیر، لاہور)
8۔ مولانا سید عبدالوحید شاہ (جماعۃ الدعوۃ پاکستان)
9۔ مولانا حافظ عبدالوھاب روپڑی (جماعت اہلحدیث پاکستان)
10۔ مولانا مہدی حسن (جامعہ المنتظر، ماڈل ٹاؤن، لاہور)
11۔ مولانا الیس ایم عبداللہ جان (مدیر اقراء تہذیب الاسلام، لاہور)
12۔ مولانا نصرت علی شھانی (وفاق المدارس الشیعہ، لاہور)
13۔ مولانا محمد توقیر عباس (جامعہ العروۃ الوثقیٰ لاہور)
14۔ مولانا ڈاکٹر محمد امین (صفاء اسلامک سنٹر، لاہور)

اس کے علاوہ ملی مجلس شرعی کے مندرجہ ذیل علماء کرام نے بھی اس کی حمایت کی ہے:

15۔ مولانا زاہد الراشدی (شریعہ اکیڈمی گوجرانوالہ)
16۔ مولانا حافظ عاکف سعید (تنظیم اسلامی، پاکستان)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

17۔ مولانا حافظ فضل الرحیم (جامعہ اشرفیہ لاہور)

18۔ مولانا احمد علی قصوری (مرکز اہل سنت لاہور)

19۔ مولانا محمد خلیل الرحمٰن قادری (جامعہ اسلامیہ، جوہر ٹاؤن لاہور)

20۔ مولانا راغب حسین نعیمی (جامعہ نعیمیہ، لاہور)

21۔ مولانا شہزاد مجددی (دار الاخلاص، لاہور)

22۔ مولانا شیخ محمد یعقوب (جماعۃ الدعوۃ، پاکستان)

23۔ مولانا قاری احمد میاں تھانوی (دار العلوم، اقبال ٹاؤن، لاہور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی حکومت کے بنیادی اصولوں کے حوالے سے ۱۹۵۱ء میں سارے مکاتب فکر کی طرف سے منظور کردہ

۳۱ علماء کرام کے متفقہ ۲۲ نکات

ایک مدتِ دراز سے اسلامی دستورِ مملکت کے بارے میں طرح طرح کی غلط فہمیاں لوگوں میں پھیلی ہوتی ہیں۔ اسلام کا کوئی دستورِ مملکت ہے بھی یا نہیں؟ اگر ہے تو اس کے اصول کیا ہیں اور اس کی عملی شکل کیا ہوسکتی ہے؟ اور کیا اصول اور عملی تفصیلات میں کوئی چیز بھی ایسی ہے جس پر مختلف اسلامی فرقوں کے علماء متفق ہوسکیں؟ یہ ایسے سوالات ہیں جن کے متعلق عام طور پر ایک ذہنی پریشانی پائی جاتی ہے اور اس ذہنی پریشانی میں ان مختلف دستوری تجویزوں نے اور بھی اضافہ کر دیا ہے جو مختلف حلقوں کی طرف سے اسلام کے نام پر وقتاً فوقتاً پیش کی گئیں۔ اس کیفیت کو دیکھ کر یہ ضرورت محسوس کی گئی کہ تمام اسلامی فرقوں کے چیدہ اور معتمد علیہ علماء کی ایک مجلس منعقد کی جائے اور وہ بالاتفاق صرف اسلامی دستور کے بنیادی اصول ہی بیان کرنے پر اکتفا نہ کرے بلکہ ان اصولوں کے مطابق ایک ایسا دستوری خاکہ بھی مرتب کر دے جو تمام اسلامی فرقوں کے لیے قابل قبول ہو۔

اس غرض کے لیے ایک اجتماع بتاری ۱۲-۱۳-۱۴ اور ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۷۰ء مطابق ۲۱-۲۲-۲۳ اور ۲۴ جنوری ۱۹۵۱ء بصدارت مولانا سید سلیمان ندوی، کراچی میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں اسلامی دستور کے جو بنیادی اصول بالاتفاق طے ہوئے ہیں انہیں فائدہ عام کے لیے شائع کیا جارہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی مملکت کے بنیادی اصول

اسلامی مملکت کے دستور میں حسب ذیل اصول کی تصریح لازمی ہے:

۱۔ اصل حاکم تشریعی وتکوینی حیثیت سے اللہ رب العالمین ہے۔

۲۔ ملک کا قانون کتاب وسنت پر مبنی ہوگا اور کوئی ایسا قانون نہ بنایا جاسکے گا، نہ کوئی ایسا انتظامی حکم دیا جاسکے گا جو کتاب وسنت کے خلاف ہو۔

(تشریحی نوٹ) اگر ملک میں پہلے سے کچھ ایسے قوانین جاری ہوں جو کتاب وسنت کے خلاف ہوں تو اس کی تصریح بھی ضروری ہے کہ وہ بتدریج ایک معینہ مدت کے اندر منسوخ یا شریعت کے مطابق تبدیل کر دیئے جائیں گے۔

۳۔ مملکت کسی جغرافیائی، نسلی، لسانی یا کسی اور تصور پر نہیں بلکہ ان اصول و مقاصد پر مبنی ہوگی جن کی اساس اسلام کا پیش کیا ہوا ضابطہ حیات ہے۔

۴۔ اسلامی مملکت کا یہ فرض ہوگا کہ قرآن وسنت کے بتائے ہوئے معروفات کو قائم کرے منکرات کو مٹائے اور شعائر اسلامی کے احیاء واعلاء اور مسلمہ اسلامی فرقوں کے لیے ان کے اپنے مذہب کے مطابق ضروری اسلامی تعلیم کا انتظام کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵- اسلامی مملکت کا یہ فرض ہوگا کہ وہ مسلمانانِ عالم کے رشتہ اتحاد و اخوت کو قوت سے قوی تر کرنے اور ریاست کے مسلم باشندوں کے درمیان عصبیت جاہلیہ کی بنیادوں پر نسلی ولسانی علاقائی یا دیگر مادی امتیازات کے ابھرنے کی راہیں مسدود کر کے ملت اسلامیہ کی وحدت کے تحفظ و استحکام کا انتظام کرے۔

۶- مملکت بلا امتیاز مذہب ونسل وغیرہ تمام ایسے لوگوں کی لابدی انسانی ضروریات یعنی غذا، لباس، مسکن، معالجہ اور تعلیم کی کفیل ہوگی جو اکتساب رزق کے قابل نہ ہوں، یا نہ رہے ہوں یا عارضی طور پر بے روزگاری، بیماری یا دوسرے وجوہ سے فی الحال سعی اکتساب پر قادر نہ ہوں۔

۷- باشندگان ملک کو وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جو شریعت اسلامیہ نے ان کو عطا کیے ہیں یعنی حدودِ قانون کے اندر تحفظ جان و مال و آبرو، آزادیِ مذہب و مسلک، آزادیٔ عبادت، آزادیٔ ذات، آزادیٔ اظہارِ رائے، آزادیٔ نقل وحرکت، آزادیٔ اجتماع، آزادیٔ اکتساب رزق، ترقی کے مواقع میں یکسانی اور رفاہی ادارات سے استفادہ کا حق۔

۸- مذکورہ بالا حقوق میں سے کسی شہری کا کوئی حق اسلامی قانون کی سندِ جواز کے بغیر کسی وقت سلب نہ کیا جائے گا اور کسی جرم کے الزام میں کسی کو بغیر فراہمیٔ موقعۂ صفائی و فیصلۂ عدالت کوئی سزا نہ دی جائے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹- مسلمہ اسلامی فرقوں کو حدودِ قانون کے اندر پوری مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ انہیں اپنے پیروؤں کو اپنے مذہب کی تعلیم دینے کا حق حاصل ہوگا۔ وہ اپنے خیالات کی آزادی کے ساتھ اشاعت کر سکیں گے۔ ان کے شخصی معاملات کے فیصلے ان کے اپنے فقہی مذہب کی تعلیم دینے کا حق حاصل ہوگا۔ وہ اپنے خیالات کی آزادی کے ساتھ اشاعت کر سکیں گے۔ ان کے شخصی معاملات کے فیصلے ان کے اپنے فقہی مذہب کے مطابق ہوں گے اور ایسا انتظام کرنا مناسب ہوگا کہ انہیں کے قاضی یہ فیصلہ کریں۔

۱۰- غیر مسلم باشندگانِ مملکت کو حدودِ قانون کے اندر مذہب و عبادت، تہذیب و ثقافت اور مذہبی تعلیم کی پوری آزادی حاصل ہوگی اور انہیں اپنے شخصی معاملات کا فیصلہ اپنے مذہبی قانون یا رسم و رواج کے مطابق رکانے کا حق حاصل ہوگا۔

۱۱- غیر مسلم باشندگانِ مملکت سے حدودِ شریعہ کے اندر جو معاہدات کیے گئے ہوں ان کی پابندی لازمی ہوگی۔ اور جن حقوق شہری کا ذکر دفعہ نمبر ۷ میں کیا گیا ہے ان میں غیر مسلم باشندگانِ ملک اور مسلم باشندگانِ ملک سب برابر کے شریک ہوں گے۔

۱۲- رئیس مملکت کا مسلمان مرد ہونا ضروری ہے جس کے تدین، صلاحیت اور اصابتِ رائے پر جمہوری ان کے منتخب نمائندوں کو اعتماد ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳- رئیس مملکت ہی نظمِ مملکت کا اصل ذمہ دار ہوگا۔ البتہ وہ اپنے خیالات کا کوئی جزو کسی فرد یا جماعت کو تفویض کر سکتا ہے۔

۱۴- رئیس مملکت کی حکومت مستبدانہ نہیں بلکہ شورائی ہوگی۔ یعنی وہ ارکانِ حکومت اور منتخب نمائندگانِ جمہور سے مشورہ لے کر اپنے فرائض انجام دے گا۔

۱۵- رئیس مملکت کو یہ حق حاصل نہ ہوگا کہ وہ دستور کو کُلاً یا جزواً معطل کر کے شوریٰ کے بغیر حکومت کرنے لگے۔

۱۶- جو جماعت رئیس مملکت کے انتخاب کی مجاز ہوگا وہی کثرت آراء سے اسے معزول کرنے کی بھی مجاز ہوگی۔

۱۷- رئیس مملکت شہر حقوق میں عامۃ المسلمین کے برابر ہوگا اور قانونی مواخذہ سے بالاتر ہوگا۔

۱۸- ارکان و عمالِ حکومت اور عام شہریوں کے لیے ایک ہی قانون و ضابطہ ہوگا اور دونوں پر عام عدالتیں ہی اس کو نافذ کریں گی۔

۱۹- محکمۂ عدلیہ، محکمۂ انتظامیہ سے علیحدہ اور آزاد ہوگا تاکہ عدلیہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں ہیئتِ انتظامیہ سے اثر پذیر نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰- ایسے افکار و نظریات کی تبلیغ و اشاعت ممنوع ہوگی جو مملکت اسلامیہ کے اساسی اصول و مبادی کے انہدام کا باعث ہوں۔

۲۱- ملک کے مختلف ولایات و اقطاع مملکت واحدہ کے اجزاء انتظامی متصور ہوں گے۔ ان کی حیثیت نسلی، لسانی، یا قبائلی واحدہ جات کی نہیں محض انتظامی علاقوں کی ہوگی جنہیں انتظامی سہولتوں کے پیش نظر مرکز کی سیادت کے تابع انتظامی اختیارات سپرد کرنا جائز ہوگا۔ مگر انہیں مرکز سے علیحدگی کا حق حاصل نہ ہوگا۔

۲۲- دستور کی کوئی ایسی تعبیر معتبر نہ ہوگی جو کتاب و سنت کے خلاف ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسمائے گرامی حضرات شرکائے مجلس

۱- (علامہ) سلیمان ندوی (صدر مجلس ہذا)

۲- (مولانا) سید ابوالاعلیٰ مودودی (امیر جماعت اسلامی پاکستان)

۳- (مولانا) شمس الحق افغانی (وزیر معارف۔ ریاست قلات)

۴- (مولانا) محمد بدر عالم (استاذ الحدیث۔ دارالعلوم اسلامیہ اشرف آباد۔ ٹنڈو الٰہ یار۔ سندھ)

۵- (مولانا) احتشام الحق تھانوی (مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ اشرف آباد۔ سندھ)

۶- (مولانا) محمد عبدالحامد قادری بدایونی (صدر جمعیۃ العلمائے پاکستان۔ سندھ)

۷- (مفتی) محمد شفیع (رکن بورڈ آف تعلیمات اسلام مجلس دستور ساز پاکستان)

۸- (مولانا) محمد ادریس (شیخ الجامعہ، جامع عباسیہ بہاولپور)

۹- (مولانا) خیر محمد (مہتمم، مدرسہ خیر المدارس، ملتان شہر)

۱۰- (مولانا مفتی) محمد حسن (مہتمم مدرسہ اشرفیہ نیلا گنبد، لاہور)

۱۱- (پیر صاحب) محمد امین الحسنات (مانکی شریف، پختونخواہ)

۱۲- (مولانا) محمد یوسف بنوری (شیخ التفسیر، دارالعلوم اسلامیہ، اشرف آباد، سندھ)

۱۳- (حاجی) خادم الاسلام محمد امین (خلیفہ حاجی ترنگ زئی، المجاہد آباد، پشاور صوبہ خیر پختونخواہ)

۱۴- (قاضی) عبدالصمد سربازی (قاضی قلات، بلوچستان)

۱۵- (مولانا) اطہر علی (صدر عامل جمعیۃ العلماء اسلام مشرقی، پاکستان)

۱۶- (مولانا) ابوجعفر محمد صالح (نائب صدر جمعیۃ العلماء اسلام، مشرقی پاکستان)

۱۷- (مولانا) راغب احسن (نائب صدر جمعیۃ العلماء اسلام، مشرقی پاکستان)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸-(مولانا) محمد حبیب الرحمٰن (نائب صدر جمعیۃ المدرسین، سرسینہ شریف، مشرقی پاکستان)

۱۹-(مولانا) محمد علی جالندھری (مجلس احرار اسلام، پاکستان)

۲۰-(مولانا) داؤد غزنوی (صدر جمعیۃ اہل حدیث، مغربی پاکستان)

۲۱-(مفتی) جعفر حسین مجتہد (رکن بورڈ آف تعلیمات اسلام، مجلس دستور ساز، پاکستان)

۲۲- (مفتی حافظ) کفایت حسین مجتہد (ادارہ عالیہ تحفظ حقوق شیعہ پاکستان، لاہور)

۲۳-(مولانا) محمد اسماعیل (ناظم جمعیت اہل حدیث، پاکستان گوجرانوالہ)

۲۴-(مولانا) حبیب اللہ (جامعہ دینیہ دارالہدیٰ، ٹیڑھی، خیر پور میر)

۲۵-(مولانا) احمد علی (امیر انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ، لاہور)

۲۶-(مولانا) محمد صادق (مہتمم مدرسہ مظہر العلوم، کھڈہ، کراچی)

۲۷-(پروفیسر) عبدالخالق (رکن بورڈ آف تعلیماتِ اسلام، مجلس دستور ساز، پاکستان)

۲۸-(مولانا) شمس الحق فرید پوری (صدر مہتمم مدرسہ اشرف العلوم ڈھاکہ)

۲۹-(مفتی) محمد صاحبداد عفی عنہ (سندھ مدرسۃ الاسلام، کراچی)

۳۰-(مولانا) محمد ظفر احمد انصاری (سیکرٹری بورڈ آف تعلیمات، مجلس دستور ساز پاکستان)

۳۱-(پیر صاحب) محمد ہاشم مجددی (ٹنڈو سائیں داد، سندھ)

www.KitaboSunnat.com

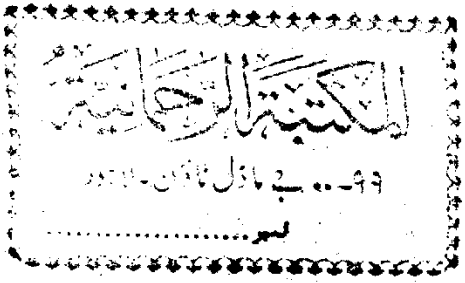

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہم مسلم سکالرز فورم کی انتظامیہ کے شکر گزار ہیں کہ جنہوں نے زیر نظر کتابچے کی اشاعت کے لیے ملی مجلس شرعی کی مالی معاونت فرمائی۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت اُن کی کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور انہیں اپنے ارفع مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین